نمبر ۱۳۲ | مورخہ ۱۶ر مئی سنہ ۱۹۳۱ء | یوم شنبہ | مطابق ۲۷ر ذوالحجہ سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبول ہونے والی دعا کا راز

"دعا جب قبول ہونے والی ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دل میں ایک سچا جوش۔ اور اضطراب پیدا کر دیتا ہے۔ اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ خود ہی ایک دعا سکھاتا ہے۔ اور الہامی طور پر اس کا پیرایہ بتا دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ اس سے صاف پایا جاتا ہے، کہ خدا تعالیٰ اپنے راستباز بندوں کو قبول ہونے والی دعائیں خود الہاماً سکھا دیتا ہے۔

بعض وقت ایسی دعا میں ایسا حصہ بھی ہوتا ہے جس کو دعا کرنے والا ناپسند کرتا ہے۔ مگر وہ قبول ہو جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس آیت کے مصداق ہے۔ عَسٰۤی اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَیۡـًٔا وَّهُوَ خَیۡرٌ لَّكُمۡ (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۴ مئی ۹ بجے رات بخیر و عافیت تشریف لے آئے۔

میر قاسم علی صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل ۱۵ مئی انجمن احمدیہ جہلم کے جلسہ میں شمولیت کے لئے۔ اور مولوی عبد الغفور صاحب بولن ضلع ملتان روانہ کئے گئے۔ جہاں غیر احمدیوں سے مناظرہ کا امکان ہے۔

۱۱ مئی سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے باہمی گروپ میچز ہو رہے ہیں۔ ہاکی فٹ بال۔ کرکٹ اور والی بال کے لئے الگ الگ کپ اساتذہ نیز اولڈ بوائز ہائی سکول کی طرف سے رکھے گئے ہیں۔ تا طلباء میں ورزش جسمانی کا شوق پیدا ہو۔

افسوس ہے۔ کہ مولوی عبد الرحمن صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ کا بچہ فوت ہو گیا۔ احباب نعم البدل کے لئے دعا کریں۔

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

ایران کے غیر ملکی ملازمین

مصر کا اخبار المقطم راوی ہے۔ کہ حکومت ایران نے ۲۴ جرمن ۲۷ - فرانسیسی - ۲۸ - امریکن - ۱۲ - روسی - اور ۸ - اطالوی ملازموں کے ساتھ توسیع ملازمت کے متعلق معاہدہ کیا ہے۔ کیونکہ پہلا معاہدہ زائد المیعاد ہو چکا ہے ؞

کابل میں چھاپہ خانہ :

حکومت افغانستان نے کابل میں اعلےٰ پیمانہ پر ایک سرکاری مطبع قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں قرآن کریم اور دیگر مذہبی کتب چھاپی جائیں گی ؞

مسلمانوں پر بالشویکوں کے مظالم

اخبار ڈیلی میل لنڈن راوی ہے۔ کہ کوہ قاف کے مسلمانوں میں حکومت روس کے خلاف سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ جسے دبانے کے لئے ۴۰ ہزار فوج بھیجی گئی۔ جس نے عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں سب کا قتل عام شروع کر دیا۔ اور شہروں پر گولہ باری کی ہے ساتھ ہی سرحدات پر پہرے لگا دیئے گئے۔ تا مسلمان بھاگ کر ایران کی طرف نہ جا سکیں۔ کئی سو عورتیں یورپین روس میں جلا وطن کر دی گئی ہیں ؞

افغان حکومت کا وفد حجاز میں

تین افسروں پر مشتمل ایک سرکاری افغان وفد مکہ معظمہ میں پہنچا ہے۔ اور مناسک حج ادا کرنے کے علاوہ مدینہ بھی ہو آیا ہے مہمان داری کے تمام انتظامات حکومت حجاز کے ذمہ ہیں ؞

حاجیوں کی تعداد

۳۰ - ذیلقعدہ کا ام القریٰ (مکہ) راوی ہے۔ کہ امسال سمندر کے راستہ آنے والے حاجیوں کی کل تعداد ۳۹۰۵۳ - تھی ؞

مصر میں حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن

۷ مئی کو نحاس پاشا اور محمود پاشا نے انتخابات کے بائیکاٹ کے لئے پھر پروپیگنڈا کرنے کے لئے گاڑی پر سوار ہونے کی کوشش کی۔ اور بصورت جلوس سٹیشن پر پہونچے۔ مگر پولیس نے مزاحمت کی۔ اور انہیں واپس لوٹنا پڑا ؞

حجاز میں فلم سازی کی تردید

پچھلے دنوں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ شاہ حجاز نے سینما فلم کی تیاری کا حکم دیا ہے جس میں مکہ اور دیگر مقامات و مآثر مقدسہ کی فضا دیر ہوگی۔ سفارت حجازی متعینہ مصر نے اس خبر کی پر زور تردید کی ہے ؞

امان اللہ خاں کی ڈاڑھی اور ملکہ ثریا کا پردہ

معاصر الشوریٰ لکھتا ہے۔ کہ امان اللہ خان حج کو جاتے ہوئے جب سویز سے گزرے۔ تو ان کے سر پر عمامہ اور چہرہ پر ڈاڑھی تھی۔ ملکہ ثریا بھی ساتھ تھیں۔ مگر انہوں نے اخبار والوں کو پردہ کی وجہ سے اپنی تصویر لینے کی اجازت نہ دی ؞

کردوں کی شورش

آستانہ کے ترکی صحائف لکھتے ہیں۔ کہ جن ترکوں نے جان بچانے کے لئے ایرانی حدود میں پناہ لی تھی۔ وہ پھر ترکی میں لوٹ آئے ہیں اور شورش کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آذربائیجان کے بعض کُرد بھی ان کے ساتھ شامل ہیں۔

الفضل کا مسیح موعود نمبر

یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ ۲۶ - مئی ۱۹۳۱ء کو الفضل کا مسیح موعود نمبر نکلے گا۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ جس قدر پرچے اس خاص نمبر کے مطلوب ہوں۔ وہ پہلے دفتر مینیجر کو اطلاع دیں۔ تا کہ پرچہ اتنا چھپوایا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے احمدی جماعت کی محبت و وابستگی پر نظر رکھتے ہوئے مجھے یقین ہے۔ کہ ہر جماعت کی جانب سے بیسیوں پرچے طلب کئے جائیں گے۔ لیکن اگر یہ مطالبہ وقت پر نہ ہوا۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ ہم فرمائشوں کی تعمیل نہ کر سکیں گے۔ پس احباب اس تحریر کے پڑھتے ہی مطلوبہ پرچوں سے اطلاع دیں ؞ (مینیجر الفضل قادیان)

مصر میں چاول کی فصل

اخبار الاہرام مصر لکھتا ہے۔ اس سال دریائے نیل میں پہلے کی نسبت آدھا پانی ہے۔ اس لئے چاولوں کی فصل نہ ہو سکے گی ؞

مصر میں وفد پارٹی اور حکومت کی کشمکش

قاہرہ سے آٹھ مئی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ فوج شہر میں باقاعدہ گشت لگا رہی ہے۔ پولیس کی بھی زبردست جمعیت موجود ہے حزب الوفد نے ایک مسجد میں نیشنل کانگریس کے انعقاد کا اعلان کیا تھا۔ جسے پولیس نے روک دیا۔ حزب الوفد اس کی خلاف ورزی کی تیاریاں کر رہے ہیں ؞

عراق کا پٹرول اور ترکی

جریدہ الرابطہ الشرقیہ راوی ہے۔ کہ حکومت ترکی نے عراق کو دوسری یادداشت روانہ کی ہے۔ کہ جس کمپنی نے پٹرول کا ٹھیکہ لیا ہے۔ اس سے فوراً کام شروع کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ کیونکہ تاخیر سے حکومت ترکی کو مالی نقصان پہونچ رہا ہے۔ کمپنی کا ارادہ ہے، کہ بغداد سے حیفہ تک ریلوے لائن کی تیاری کے بعد اسے شروع کیا جائے ؞

ایران میں مہر کی تعیین

نوجوانوں کو شادی کی طرف مائل کرنے کے لئے حکومت ایران کی طرف سے کنواروں پر ٹیکس عائد کرنے کی تجویز کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کوشش کر رہی ہے۔ کہ ہر غریب و امیر کے لئے مہر کی رقم دس تومان مقرر کر دی جائے۔ جو دو پونڈ کے قریب ہوتی ہے ؞

ترکی میں تعلیم کے متعلق نیا حکم

حکومت نے نیا قانون جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے تمام ترک طلباء کو غیر ملکی سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کی سخت ممانعت کر دی گئی ہے ؞

حجاز سے سونا برآمد کرنے کی ممانعت

حکومت حجاز نے اس شخص کے لئے جو سونا ملک سے باہر لے جانے کی کوشش کرے۔ سخت سزا مقرر کی ہے۔

ایران سے ناجائز طور پر سونے کی برآمدگی

حکومت ایران نے ۱۹۲۹ء سے سونا باہر لے جانے کی ممانعت کر رکھی ہے۔ اور اس کے لئے سخت سے سخت سزا تجویز کی ہے۔ مگر پھر بھی ناجائز برآمدگی کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ چنانچہ ایرانی چیمبر آف کامرس کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ گزشتہ ماہ میں ناجائز طور پر دو لاکھ پونڈ کا سونا برآمد کیا گیا ہے ؞

حکومت ایران کا ایک حکم

مشہد سے سرفراز کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ حکومت پہلوی نے وزارت معارف و علوم کو حکم دیا ہے۔ کہ اسلام کے خلاف تمام تبلیغی کارروائیوں کو فوراً روک دیا جائے۔ چنانچہ وزارت متعلقہ نے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ کہ جو شخص اسلام کے خلاف تحریراً یا تقریراً زہر پھیلائے گا۔ اسے سزا دی جائے گی۔ غیر ملکی مشنریوں سے عہد لیا گیا ہے۔ کہ اگر ان کی سرگرمیاں مخالفت اسلام کے لئے ہونگی۔ تو انہیں مملکت ایران سے خارج کر دیا جائے گا ؞

ترکی و بلغاریہ کا معاہدہ

دونوں حکومتوں کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے جس سے مچھلی۔ موم اور شہد پر جو ترکی سے برآمد ہوگا۔ کم محصول لیا جائے گا۔ اور اسی طرح بلغاریہ سے پنیر اور لکڑی کے کوئلہ کی درآمد پر ترکی میں محصول بہت معمولی ہوگا ؞

درخواست دعا۔ میری لڑکی دس روز سے بعارضہ تپ محرقہ و اسہال بیمار ہے۔ احباب سے دعا صحت کے لئے درخواست ہے ؞ خاکسار رحمت اللہ شاکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ مئی سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

زمیندارانِ پنجاب مشکلات کے بھنور میں

گورنمنٹ جلد سے جلد ضروری امداد کا انتظام کرے

زمیندار طبقہ کی اہمیت

زمینداروں کا طبقہ کیا بلحاظ مالی آمدنی کے اور کیا بلحاظ ملکی حفاظت کے گورنمنٹ کے لئے سب سے زیادہ اہمیت رکھنے والا طبقہ ہے۔ اسی وجہ سے لارڈ کرزن سابق وائسرائے ہند نے اسے ہندوستان کی ریڑھ کی ہڈی کا خطاب دیا تھا:۔

زمینداروں کی مشکلات

لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ یہ طبقہ کچھ عرصہ سے نہایت ہی جان گسل اور روح فرسا مشکلات میں مبتلا ہے اور روز بروز اس کی مشکلات اور مصائب میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس طبقہ کے کثیر حصہ کی ضروریات زندگی اگرچہ بہت ہی محدود اور نہایت ادنےٰ درجہ کی ہوتی ہیں۔ رہنے کے لئے ایک ٹوٹا پھوٹا گنجی کڑی اور گارے کا بے ڈول سا کچا مکان۔ کھانے پینے کے لئے چند مٹی یا ادنےٰ درجہ کی دھات کے برتن۔ کھیتی باڑی کرنے کے لئے چند دقیانوسی آلات اور دبلے پتلے بیل۔ اوڑھنے بچھانے کے لئے ادنےٰ درجہ کے کپڑے۔ اور پیٹ بھرنے کے لئے نہایت ہی معمولی قسم کی اجناس اور نمک مرچ۔ یہ وہ چیزیں ہیں۔ جو زمینداروں کے بہت بڑے حصہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ اور یہ ساری کی ساری زمین کی پیداوار کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ سے ہر قسم کی پیداوار کے نرخ اس قدر گر گئے ہیں۔ کہ ان ادنےٰ درجہ کی ضروریات زندگی کے لئے بھی کھیتی باڑی کی اجناس کا مکتفی ہونا تو الگ رہا یہ سرکاری لگان اور مالیہ ادا کرنے کے لئے بھی کافی نہیں ہوتیں:۔

مالیہ کا ناقابلِ برداشت بوجھ

پچھلے دنوں پنجاب کونسل کے ایک ممبر نے زمینداروں کی حالتِ زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا تھا۔ کہ سرکاری لگان کی ادائیگی کے لئے بعض زمینداروں کو اپنے مال مویشی فروخت کرنے کے علاوہ اپنی لڑکیاں بیچنی پڑیں۔ کیونکہ موجودہ لگان اس وقت مقرر ہوا تھا۔ جبکہ اناج اور دوسری زرعی پیداوار بہت گراں نرخ پر فروخت ہوتی تھی۔ لیکن اب چونکہ نرخ بہت گر گئے ہیں۔ اس لئے موجودہ شرح کا لگان ادا کرنا زمینداروں کے لئے قطعاً ناممکن ہے۔ چونکہ اس سال بھی اجناس کے نرخ چڑھنے کی کوئی توقع نہیں۔ اس لئے زمینداروں کی حالت اور زیادہ تشویشناک ہو رہی ہے۔ اگر دوسری اشیاء کے نرخ بھی اسی نسبت سے گر جاتے جس نسبت سے اجناس کے گرے ہیں تو پھر زمینداروں پر اس قدر مصیبت نازل نہ ہوتی۔ لیکن وہ چیزیں جو زمینداروں کو اجناس فروخت کر کے خریدنی ہوتی ہیں۔ ان کے نرخوں میں نہایت ہی قلیل کمی واقعہ ہوئی ہے۔ اس لئے ساری کی ساری مصیبت زمینداروں کے حصہ آ رہی ہے:۔

حکومت زمینداروں کی مدد کرے

ان حالات میں نہایت ضروری ہے۔ کہ گورنمنٹ زمینداروں کی ہر ممکن طریق سے مدد کرے۔ اور انہیں تباہ و برباد ہونے سے بچائے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ کہ مختلف صوبہ جات کی حکومتیں سرکاری لگان میں بہت کچھ تخفیف کر رہی ہیں۔ چنانچہ پنجاب کونسل نے اپنے ۱۱ مئی کے اجلاس میں فصل ربیع سنہ ۱۹۳۱ء کے لئے پنجاب بھر میں مالیہ اور آبیانہ میں پچاس فیصدی تخفیف منظور کی ہے:۔

وزیر مال کا خطاب سود خواروں سے

چونکہ اس تجویز کی اس طبقہ کے ممبروں نے بھی متفقہ طور پر حمایت کی جس کی تمام خوشحالی اور دولت مندی کا انحصار زمینداروں پر ہے اور جو زمینداروں کو سود در سود کے شکنجہ میں کس کر ان کا خون چوس رہا ہے۔ اس لئے وزیر مال نے جہاں تخفیف مالیہ کے متعلق یہ بتایا۔ کہ حکومت پنجاب کو اس کی وجہ سے اڑھائی کروڑ روپیہ کا خسارہ ہوگا۔ وہاں ہندو ممبران کونسل سے برمحل یہ بھی کہا۔ کہ اگر وہ فی الواقعہ کاشتکاروں کی امداد کرنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے ہندو بھائیوں سے کہیں۔ کہ کاشتکاروں کو ایک سال کا سود معاف کر دیں۔ اس طرح کاشتکاروں کا چار سال کا مالیہ معاف ہو جائے گا:۔

کانگرس کی زمینداروں کے متعلق لاپرواہی

اگر سود خوار بنیوں کو بیچارے کسانوں کی حالت کا کچھ بھی احساس ہوتا۔ اگر وہ زمینداروں کی بربادی بخش تکالیف کو کچھ بھی محسوس کرتے۔ اور اگر گاندھی جی کے ان الفاظ میں ایک ذرہ بھر بھی صداقت ہوتی۔ کہ:۔

"کانگرس غریبوں کی ہے۔ کانگرس کسانوں کی ہے"

تو یہ تجویز جو گورنمنٹ پنجاب کے وزیر مال نے سود خوار ہندوؤں کے سامنے اب پیش کی ہے۔ آج سے بہت عرصہ قبل کانگرس کی طرف سے اور اس کے کرتا دھرتا گاندھی جی کی طرف سے پیش ہونی چاہیئے تھی۔ اور نہ صرف پیش ہونی چاہیئے تھی۔ بلکہ اس پر عمل درآمد بھی ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن افسوس کہ کانگرس گورنمنٹ کے خلاف کسانوں کو اشتعال دلانے اور ان میں فتنہ و فساد کی روح پیدا کرنے کے لئے تو بہت کچھ کر چکی ہے۔ لیکن سرمایہ داروں اور ان سرمایہ داروں کو جنہوں نے کسانوں کو لوٹ لوٹ کر اپنے خزانے بھر رکھے ہیں۔ اور جو ہر سال گورنمنٹ کے مالیہ سے کئی گنا زیادہ رقم صرف سود کے ذریعہ وصول کر رہے ہیں۔ کسانوں کی دردناک حالت پر رحم کھانے کے لئے ایک لفظ بھی نہیں کہا جاتا جس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ سود خوار ہندو ہیں۔ اور کانگرس ہندو سرمایہ داروں کے جتھے کا نام ہے ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ ملک کی تباہ کن اقتصادی حالت کو دیکھتے ہوئے اور کسانوں کی بربادی کو ملاحظہ کرتے ہوئے کانگرس ان کے ساتھ اتنی ہمدردی کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ کہ سود خوار مہاجنوں کی اصل رقم نہیں۔ اس کا کئی سالہ کا سود در سود نہیں۔ بلکہ صرف ایک سال کا سود ہی معاف کرا دینے کی تحریک کرے۔ اور اس پر عمل کرانے کی کوشش کرے۔ حالانکہ اتنی سی رعایت دے دینے سے کاشتکاروں کو اس قدر امداد مل سکتی ہے جس قدر گورنمنٹ کی طرف سے چار سال کا سارا مالیہ معاف کر دینے سے حاصل ہو سکتی ہے:۔

کانگرس کے زبانی دعوے

ہمدردی اور خیر خواہی کے زبانی دعوے کرنا اور بات ہے۔ اور عملی طور پر کچھ کر کے دکھانا اور بات۔ گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی اس بات پر زور دینا تو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ حکومت لگان میں تخفیف کر دے۔ اس کے لئے کسانوں کے دردناک حالات بیان کریں گے ان کے غم میں اپنے آپ کو نڈھال ظاہر کریں گے۔ ہمدردی اور خیر خواہی کے تمام الفاظ ان کے حق میں استعمال کریں گے۔ لیکن اس امر کے لئے قطعاً تیار نہ ہونگے۔ کہ حکومت کے مالیہ سے کئی گنا زیادہ سود جو ہر سال زمینداروں سے مہاجن اور بنئے وصول کرتے ہیں۔ جو کسانوں کی تباہی

اور بربادی کا اصل باعث ہے۔ اس میں تخفیف کرا دیں۔ اور اس علت میں کمی کرا دیں۔ جبکہ زمینداروں کو مالی مشکلات کی وجہ سے جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں ؛

کانگرس کے اس طریق عمل سے ظاہر ہے۔ کہ وہ غریب۔ مصیبت زدہ اور سودخواروں کے تباہ کردہ کسانوں اور کاشتکاروں کے ساتھ کس قدر ہمدردی رکھتی۔ اور کہاں تک ان کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

گورنمنٹ اپنا فرض ادا کرے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ حکومت بھی زمینداروں کے مصائب ہلکے کرنے اور انہیں امداد دینے کے لئے کچھ نہ کرے بلکہ حکومت کو اپنے ہمدردانہ رویہ اور ممکن سے ممکن امداد دے کر ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ ان سرمایہ داروں کے سوا راجیہ سے زیادہ مصیبت زدہ ہندوستانیوں کے لئے مفید ہے۔ جن کا صرف دعوےٰ ہی دعوےٰ ہے۔ کہ "کانگرس غریبوں کی ہے"! "کانگرس کسانوں کی ہے"!

تخفیف مالیہ کے علاوہ کچھ اور بھی کیا جائے۔

پنجاب کونسل میں تخفیف مالیہ اور آبیانہ کی جو تجویز پاس ہو چکی ہے گورنمنٹ پنجاب کو چاہیئے۔ اسے ضرور منظور کرے۔ اور اس کے مطابق کسانوں کو فائدہ پہونچانے کا انتظام کرے۔ لیکن ظاہر ہے۔ اس سے عام زمینداروں کو اس قدر امداد حاصل نہیں ہو سکتی۔ جس قدر امداد کے وہ محتاج ہیں۔ چنانچہ خود وزیر مال نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہا جو غریب کاشتکار ہیں۔ اور فی الحقیقت معافی کے مستحق ہیں انہیں مجوزہ تخفیف سے زیادہ فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا۔ کیونکہ اس طرح انہیں صرف بارہ لاکھ روپیہ کی رعایت ہوتی ہے۔ جو ان کی حالت کو نہیں سدھار سکتی۔ اس کے لئے کوئی اور ذریعہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے ؛

اگر وزیر مال کی مراد اور ذریعہ سے وہی ہے جس کا ذکر انہوں نے ہندو پارٹی کو مخاطب کر کے کیا۔ تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ قطعاً بے سود ہے۔ ہندو اپنی جان تو دے سکتا ہے۔ لیکن یہ کہ وہ سود کی ایک پائی بھی چھوڑ دے۔ یہ ناممکن ہے۔ ہاں اگر کوئی اور ذریعہ پیش نظر ہو۔ تو ضرور اسے بھی استعمال کرنا چاہیئے ؛

اور کیا کرنا چاہیئے۔

ہمارے نزدیک اس بارے میں ایک ضروری بات یہ ہے۔ کہ اول تو غیر ملکی گندم کی درآمد کچھ عرصہ کے لئے قطعاً بند کر دی جائے۔ یا اس پر محصول اور ریلوے کا کرایہ اس قدر بڑھا دیا جائے۔ کہ ہندوستان کی گندم کے مقابلہ میں یہاں آکر سستی نہ بک سکے۔ دوسرے پنجاب کی گندم کو دوسرے صوبوں اور غیر ممالک میں بھیجنے کے لئے ایسی سہولتیں بہم پہونچائی جائیں۔ کہ تھوڑے سے تھوڑے خرچ پر دوسرے مقامات اور دوسرے ملکوں میں گندم منتقل کی جا سکے اور وہاں کچھ نہ کچھ نفع پر فروخت ہو سکے ؛

چونکہ نئی گندم بکثرت نکل رہی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو جلد سے جلد اس کے متعلق ضروری انتظامات کرنے چاہئیں ؛

پنجاب یونیورسٹی کے خلاف مذمت کی قرارداد

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات ایف۔ اے اور بی۔ اے کے بعض پرچے آؤٹ ہو جانے کی وجہ سے مسلمان طلبا کو ہی نقصان اور تکلیف نہیں پہونچی۔ بلکہ ہندو طلبا بھی اس میں مساوی طور پر شریک ہیں۔ اور طلباء سے ہمدردی رکھنے والے ہر شخص کو خواہ وہ مسلمان ہو۔ یا ہندو۔ اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے تھی۔ اور آئندہ کے لئے اس قسم کی شکایات کے ازالہ کی کوشش کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن نہایت ہی تعجب کی بات ہے۔ کہ جب پنجاب کونسل میں خان بہادر سردار حبیب اللہ نے تحریک کی۔ کہ یونیورسٹی کے پرچوں کی چوری اور طلباء پر مکرر امتحان کی سختی کے اہم معاملہ پر بحث کرنے کے لئے اجلاس ایک دن کے لئے ملتوی کیا جائے۔ تو تقریباً تمام ہندو ارکان کونسل نے اس قرارداد کی مخالفت کی۔ قرارداد اگرچہ کثرت آراء سے پاس ہو گئی۔ لیکن ہندو ممبروں کی متفقہ مخالفت سے ظاہر ہے۔ کہ وہ پنجاب یونیورسٹی کو ہندو یونیورسٹی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے خلاف آواز اٹھانے کو اپنے مفاد کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ جہاں تک انتظامی پہلو کا سوال ہے۔ اس میں وہ حق بجانب بھی ہیں۔ کیونکہ یونیورسٹی پر انہیں پورا قبضہ اور تصرف حاصل ہے۔ مگر یہ اس صوبہ کی یونیورسٹی کا حال ہے جس میں مسلمانوں کی ۵۶۔ فیصدی آبادی ہے ؛

ان حالات میں سردار حبیب اللہ صاحب کی یہ تجویز نہایت ضروری ہے۔ کہ یونیورسٹی ایکٹ میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ اور جبکہ کونسل کا ہر رکن اختیار رکھتا ہے۔ کہ مسودہ ترمیم پیش کرے تو مسلمان ممبروں کو ضرور اس طرف توجہ کرنی چاہیئے ؛

خطبہ عید روکنے والا انسپکٹر معطل

معلوم ہوا ہے۔ جموں میں جس متعصب آریہ پولیس آفیسر نے عید الاضحیٰ کے دن خطیب کو خطبہ عید پڑھنے سے روک دیا تھا۔ اور اس طرح مسلمانوں کے ایک مقدس مذہبی فریضہ میں بے جا دست اندازی کا مرتکب ہو کر سخت اشتعال انگیز فعل کا مرتکب ہوا تھا۔ بحکم انسپکٹر جنرل پولیس معطل کر دیا گیا ہے۔ اور معاملہ کی محکمانہ تحقیقات ہو رہی ہے۔ امید رکھنی چاہیئے۔ کہ حکام بالادست مسلمانوں کے ساتھ انصاف کریں گے۔ اور آئندہ کے لئے اس قسم کی دل آزار حرکات کا سدباب کر دیں گے ؛

آریہ اخبارات نے حسب معمول آریہ کی حمایت شروع کر دی ہے۔ لیکن جس رنگ میں حمایت کی جا رہی ہے۔ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ محض بناوٹ ہے۔ مثلاً ۱۳۔ مئی کے "پرتاپ" میں جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے :-

سب انسپکٹر نے ایک معزز شخص سے صرف اتنا پوچھا۔ کہ یہ لیکچر ہے۔ یا عید کے متعلق وعظ۔ اتنی سی بات پر مسلمان مشتعل ہو گئے۔ اور غیر مناسب الفاظ سے سب انسپکٹر کی تواضع کی اس کے بعد سب انسپکٹر چپ چاپ وہاں سے چلا آیا ؛

کسی صحیح الدماغ کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی۔ کہ صرف سب انسپکٹر کے اتنا پوچھنے پر کہ یہ لیکچر ہے۔ یا وعظ معاملہ اتنا طول پکڑ سکتا تھا۔ اور مسلمانوں کو اس قدر غم وغصہ کے اظہار کی ضرورت لاحق ہو سکتی تھی۔ بہرحال چونکہ معاملہ زیر تفتیش ہے۔ اس لئے حکام کی قابلیت سے توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ اصل حقیقت تک پہونچنے کی پوری کوشش کریں گے ؛

ڈاکٹر گوکل چند ہندو کانفرنس میں

پچھلے دنوں جب آنریبل ملک فیروز خان صاحب نون وزیر تعلیم پنجاب آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ تو تمام ہندو پریس نے ان کے خلاف شور مچا دیا۔ کہ سرکاری خزانہ سے تنخواہ لینے والا وزیر ایک فرقہ وارانہ جلسہ میں کیوں شریک ہوا۔ لیکن ۹۔ مئی کو لاہور میں ہندو کانفرنس کا جو اجلاس بھائی پرمانند ایسے متعصب اور فرقہ پرست ہندو کی صدارت میں ہوا۔ اس میں ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر بلدیات پنجاب بھی شریک ہوئے۔ اور جداگانہ انتخاب کے خلاف تقریر کی۔ کیا ہندو اخبار ڈاکٹر گوکل چند کے خلاف بھی اسی طرح شور مچائیں گے جس طرح ملک فیروز خان صاحب نون کے خلاف مچا چکے ہیں۔ یا پھر بتائیں گے۔ کہ اگر ہندو وزیر سرکاری خزانہ سے تنخواہ لیتا ہوا ہندو کانفرنس میں شریک ہو سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ملک فیروز خان صاحب نون آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس میں شامل نہیں ہو سکتے تھے ؛

بات یہ ہے۔ کہ ہندو خواہ وزیر ہو۔ یا کچھ اور اسے نہ صرف ہندو مجالس میں فرقہ پرستی کی حمایت کرنے کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ وزارتی تقریروں میں بھی خالص ہندوانہ مفاد کی حمایت کرنے کا حقدار قرار دیا جاتا ہے لیکن مسلمان وزیر کے لئے اتنا بھی جائز نہیں سمجھا جاتا۔ کہ وہ ہندو مسلمانوں کے سمجھوتہ کے متعلق ہی اظہار رائے کر سکے۔ آنریبل ملک فیروز خاں صاحب نے سوائے اس کے کیا کیا تھا۔ کہ ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق ہندوؤں کے معیوب طرز عمل کا ذکر کیا تھا۔ اور بتایا تھا۔ کہ جب تک ہندو اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کریں گے مسلمان ان پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ اس پر ہندو اخبارات نے آسمان سر پر اٹھا لیا کہ وزیر تعلیم جو سرکاری خزانہ سے تنخواہ لیتا ہے۔ اس کا کیا حق ہے۔ کہ کسی ایک فریق کی حمایت کرے۔ لیکن اب ڈاکٹر گوکل چند نے مخلوط انتخاب کی حمایت کرتے ہوئے بعینہٖ اسی فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ لیکن کسی کو یہ نظر نہیں آتا۔ کہ وہ بھی گورنمنٹ کے وزیر ہیں۔ اور سرکاری خزانہ سے تنخواہ پاتے ہیں ؛

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

موتِ لیکھو بڑی کرامت ہے

الزام سازش کے متعلق تین ضروری باتیں

آریہ سماج کا خمیر ہی ایسی مٹی سے اٹھایا گیا ہے کہ وہ بدزبانی دریدہ دہنی اور درشت کلامی کو شیر مادر سمجھتی ہے۔ اور اس کی نظروں میں وہی انسان معزز اور موقر ہے۔ جو مخالفین کے حق میں زیادہ ترگندہ دہن ہو۔ یہی وجہ ہے۔ آریہ سماج نے پنڈت دیا نند جی کے بعد لیکھو کو سر پر اٹھایا۔ اس شخص کی تیز کلامی اور گالیوں کا نشانہ عام شرفاء سے گزر کر وہ مقدس ہستیاں تھیں۔ جن پر پاکیزگی اور تقدس کو ناز ہے۔ اور کروڑوں انسان ان کے نام پر جانیں قربان کرنا بہترین سعادت خیال کرتے ہیں آریہ سماج کے نقطۂ نگاہ سے بانئ اسلام علیہ السلام کی سراپا حسن ہستی کو بدنام کئے بغیر لوگوں کو اسلام سے بدظن کرنا مشکل تھا۔ اس لئے لیکھو نے پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر نہایت ناپاک۔ گندے اور کمینہ حملے کئے جن سے جملہ فرقہائے اسلامی نالاں تھے۔ اور حسب بیان پنڈت ترتھانند گورنمنٹ کی طرف سے دو تین بار مسلمانوں کی شکایت پر پنڈت لیکھرام کی تصانیف کی پڑتال کرائی گئی؟ گورنمنٹ خود غیر مسلم ہے اس کی نظر میں سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی معمولی بات ہوگی۔ لیکن اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں یہ جرم نہایت خطرناک اور بدترین جرم ہے۔ اس لئے وہ لیکھو جو گورنمنٹ کے قانونی شکنجہ سے محفوظ رہا۔ آسمانی عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ اور نہایت خوفناک اور عبرتناک انجام کے ساتھ اس کا خاتمہ ہؤا۔

ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ لیکھو کا یہ انجام اس کی بدزبانی کی وجہ سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی سچائی کا زبردست ثبوت ہے۔ آریہ ہزار کوشش کریں۔ مگر وہ اس روشن نشان پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔ لیکھو کی بدزبانی مشہور خلائق ہے۔ اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ پنڈت ترتھانند نے اس کی طرف سے بارہ میں ڈیفنس پیش کرنے کے باوجود اسے دھرم وشنہ میں کمال سخت مزاج بتاتے ہوئے یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ:۔

”ویدک دھرم کے ساتھ خاص پریم نے انہیں ویدک دھرم کے حق میں کسی قدر متعصب بنا دیا تھا۔ اور ایسے وقت میں وے دوسروں کی کمزوری کے لئے انہیں معاف کرنے کے قابل نہیں رہتے تھے۔ اویدک مسلوں کی تعریف سنکر وے خاموش نہیں رہ سکتے تھے۔ بلکہ بلا لحاظ اس کے رتبہ وغیرہ کے فریق مخالف پر بعض اوقات سخت سے سخت حملے کر دیا کرتے تھے“ (دیباچہ کلیات)

لیکھو کی یہ عادت معمولی انسانوں پر سخت حملے کرنے سے پوری نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے جب اس نے انبیاء بالخصوص سید الانبیاء حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نہایت گندے۔ ناپاک اور ناقابل برداشت حملے شروع کئے۔ اور کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو سخت مجروح کیا۔ تو اسلام کا پہلوان اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم میدان میں نکلا۔ اور اس نے ساری دنیا کو گواہ بناتے ہوئے شائع فرمایا۔

”خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہؤا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے“ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

یہ پیشگوئی غیر معمولی حالت میں کی گئی۔ اور خداوند تعالےٰ کے حکم سے کی گئی۔ حضرت مرزا صاحب کے متذکرہ صدر الفاظ یقین و اطمینان سے لبریز ہیں۔ دنیا نے دیکھا۔ کہ لیکھرام اس پیشگوئی اور دوسری تفصیلی پیشگوئیوں کے مطابق ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو عید سے دوسرے دن لاہور میں قتل کر ڈالا گیا۔ قرآن مجید نے دعویٰ کیا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا کہ اللہ تعالےٰ قرآن پاک کے متبعین کی تائید و نصرت کرتا رہے گا اور وید میں لکھا ہے:۔

”تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو۔ اور نیچا دیکھے مگر میری یہ اشیرباد انہیں لوگوں کے لئے ہے۔ جو نیک اعمال اور نیکو خصائل ہیں“ (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۳۲)

انیسویں صدی کے آخری سالوں میں اہل مذاہب نے مشاہدہ کر لیا۔ کہ خدا کا زندہ کلام کونسا ہے۔ اور پھر اسلام اور آریہ مت میں سے کونسا مذہب مقبول ایزدی ہے۔ اس کے علاوہ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت تھا۔ اور آریہ سماج پر اتمام حجت۔

آریوں نے لیکھو کی اس ہیبت ناک موت اور اس آسمانی نشان کو جھٹلانے کے لئے اس کو سازش کا نتیجہ قرار دیا۔ اور ان میں سے بعض ناپاک فطرت ہر رنگ سے ملزم ہو جانے کے باوجود ہر سال اور ان دنوں خصوصاً اس گندے الزام کو دہرا رہے ہیں حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتب سراج منیر وغیرہ میں اس کی بہت کافی تردید فرما دی ہے۔

حکومت برطانیہ نے اس واقعہ کو سازش سے متعلق قرار دیئے جانے پر ہر قسم کی تفتیش کی۔ مگر اسے غلط پایا۔ لیکن آریہ سماجی کب اس ناجائز رویہ کو ترک کر سکتے تھے۔ احمدیہ لٹریچر میں اس کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اور لکھا جائے گا۔ میں اس جگہ ان تمام غیر معمولی حالات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہ کس طرح لیکھو اس موت کے لئے وقت مقررہ پر ملتان سے لاہور آیا۔ اور باوجود دیرتی ندھی سبھا کے حکم کے سکھر نہ گیا وغیرہ وغیرہ۔ قارئین کرام کی خدمت میں صرف تین باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ان تین باتوں پر تدبر اور تفکر کرنے سے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائیگا۔ کہ آریہ سماج کا یہ اتہام سراسر ناروا ہے۔ اور محض دلآزاری کی خاطر تراشا گیا ہے۔

الزام سازش کی تردید میں میں سب سے پہلے اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو اس پیشگوئی کے لئے مشتہر کی گئی۔ یہ ایک مسلّم امر ہے۔ کہ اگر کوئی شخص روحانیت کا مدعی ہو۔ خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔ وہ ایسا طریق کار اختیار نہیں کر سکتا۔ جو اس کے دعویٰ کو جڑ سے اکھاڑنے والا ہو۔ بجز اس کے کہ وہ اس دعویٰ کے اثبات کا اور کوئی ذریعہ نہ پائے۔ الغرض کسی مدعی روحانیت سے سازش وغیرہ کا عمل اسی وقت سرزد ہو سکیگا۔ جبکہ وہ چاروں طرف سے مجبور ہو جائے۔ اب اس حقیقت کے پیش نظر اس

امر پر غور فرمائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کی میعاد کتنی تھی۔ سو جیسا کہ ہم اوپر درج کر آئے ہیں۔ اس کے لئے چھ سال کی میعاد تھی۔ اگر نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو انسانی ہاتھوں سے ہی پورا کرانا ہوتا تب بھی عقلاً اس کے لئے آخری سال کا موقعہ ہونا چاہیئے تھا جبکہ بظاہر یہ نظر آتا کہ آپ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے اور کوئی سامان نہیں۔ لیکن اس واقعہ کا ختم میعاد سے دو سال قبل ظاہر ہونا خود اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ یہ سازش کا نتیجہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی عقلمند اس کو سازش کا نتیجہ قرار دے سکتا ہے

اس الزام کی تغلیط میں دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دنوں کی حالت اور جماعت کی تعداد کو ایک طرف رکھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین عیسائی۔ آریہ اور غیر احمدیوں کی مخالفت کے طوفان پر دوسری طرف غور کریں۔ مزید برآں پنڈت شردھانند کے ان الفاظ کی طرف توجہ کریں کہ:۔

"مسٹر کرسٹی نے یہ بھی بتلایا تھا۔ کہ گورنمنٹ کو مدت سے معلوم تھا۔ کہ پنڈت لیکھرام پر مخالفوں کی طرف سے ہر طرح کے حملے ہونگے۔ اور اس لئے پولیس کو خفیہ ہدایت رہتی تھی۔ کہ ہر جگہ ان کی حفاظت مدنظر رکھیں"

(دیباچہ کلیات صفحہ الف)

گویا پولیس لیکھو کی ہر جگہ حفاظت کرتی تھی۔ اور پولیس کے فرائض میں سے یہ بات قرار دی جاچکی تھی لیکن جس کو خدا مارے اسے کون بچا سکتا ہے۔ اب غور طلب یہ امر ہے۔ کہ واقعات کی روشنی میں حضرت مرزا صاحب کے پاس سازش کے سامان نہیں۔ اور بالمقابل فریق کا پورا انتظام ہے۔ گورنمنٹ کی پولیس بھی اس کی حفاظت کر رہی ہے ان حالات میں یہ سمجھنا۔ کہ آریہ سماجی اس کی حفاظت سے غافل ہونگے۔ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ اول تو خود حضرت اقدس نے تحریر فرما دیا تھا۔ کہ

"اب آریوں کو چاہیئے۔ کہ سب مل کر دعا کریں۔ کہ یہ عذاب ان کے وکیل سے ٹل جائے۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

دوسرے خود لیکھو نے اپنے ایک مضمون میں حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی کے ذکر میں لکھا۔ "اس نے جبرائیل بھیج قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا۔"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۳۲)

پس ان حالات میں عقلی طور پر بھی یہ سراسر باطل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سازش کے ذریعہ لیکھو کو قتل کرایا

ان تمام حالات کے علاوہ یہ امر بھی خاص طور پر قابل غور ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو خدا تعالیٰ کے نام سے ظاہر فرمایا۔ اور نہایت تحدی سے ظاہر فرمایا۔ اور اس کو اسلام کی صداقت کا ثبوت بنا کر شائع فرمایا۔ اگر کوئی خدا ہے اور یقیناً ہے۔ تو دنیاوی سامانوں سے قطع نظر ضروری تھا۔ کہ خداوند تعالےٰ خود اس سازش کو ناکام بناتا۔ اور جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہے۔ اگر وید کا وعدہ سچا تھا۔ تو پھر یہ سازش کس طرح کامیاب ہو سکتی تھی۔ دو مذہبوں کا مقابلہ ہے۔ ایک دوسرے کے وکیل بالمقابل صف آراء ہیں۔ اور خدا کے نام پر اپنے اپنے مذہب کی صداقت کے مدعی ہیں۔ اگر خدا ان میں سچا فیصلہ نہیں کرتا۔ بلکہ جھوٹے فریق کو اپنی سازشوں میں کامیاب ہونے دیتا ہے۔ تو یقیناً وہ خدا نہیں۔ لہذا ماننا پڑے گا۔ کہ اگر قتل لیکھو کو سازش کا نتیجہ قرار دیا جائے۔ تو اس سے انکار ہستی باری لازم آتا ہے۔ اور یہ محال ہے۔ اس لئے جو مستلزم محال ہو۔ وہ خود محال ہوتا ہے:

خلاصہ کلام یہ کہ اگر واقعہ لیکھو کو سازش کا نتیجہ کہا جائے۔ تو اس سے اولاً ویدک ایشور پر بہت بڑا الزام قائم ہوتا ہے۔ ثانیاً اس سازش کو پولیس سے منسوب کرنا پڑیگا۔ جو ہر جگہ لیکھو کی حفاظت پر متعین تھی۔ اور آریہ سماجی بھی اس کی حفاظت کر رہے تھے۔ ثالثاً حالات کے ماتحت اس کا ابطال واضح ہے۔ کیونکہ یہ واقعہ میعاد مقررہ کے آخر پر نہیں۔ بلکہ درمیان میں واقع ہوا ہے۔ الغرض لیکھو کی موت ایک زبردست نشان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا برگزیدہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں کا سردار اور زندہ رسول ہے اسلام سچا مذہب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے پیارے اور صادق نبی ہیں۔ کاش آریہ سماجی سمجھیں ؎

موت لیکھو بڑی کرامت ہے پر سمجھتے نہیں یہ شامت ہے

(خاکسار۔ ابو العطاء اللہ دتا جالندھری قادیان)

قصر اسلام کی حفاظت کے لئے محافظ کی ضرورت

غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئ نبوت پر ایمان لانے سے جن وجوہات کی بناء پر انکار کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ وجہ بھی بیان کی جاتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں میں بیان فرمایا ہے۔ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک ایسے مکان کی سی ہے۔ جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو۔ اور وہ اینٹ میں ہوں۔

یہ حدیث پیش کرتے ہوئے غیر احمدی علماء کہا کرتے ہیں۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے وہ قصر نبوت تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ اس لئے اب کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔ یہی بات "الکلام الفصیح" کے مصنف نے بھی پیش کی ہے۔ حالانکہ اگر اس حدیث کے یہی معنی ہوں۔ تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ جب قصر نبوت میں کسی اور اینٹ کی جگہ نہیں۔ تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کس نقص کو آکر پورا فرمائینگے۔ آخر انبیاء کی بعثت بے مدعا نہیں ہوتی۔ وہ اس وقت آتے ہیں۔ جب قصر روحانی میں شیطان نقب لگاتا۔ اور متاع ایمان ضائع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اگر اس حدیث کے یہ معنے تسلیم کر لئے جائیں۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی نہیں آسکتے۔ حالانکہ مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے۔ دراصل اس حدیث کے الفاظ کو غور و تدبر کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ اور اپنے غلط عقیدہ کی تائید میں خواہ مخواہ پیش کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ صاف بات ہے۔ کسی عالیشان مکان کے لئے یہی کافی نہیں ہوتا۔ کہ وہ اینٹوں کے لحاظ سے مکمل ہو جائے۔ بلکہ اس کی زیب و زینت اور اس کی حفاظت اور نگہداشت کا انتظام کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ کوئی شخص بہت بڑا مکان بنوا کر سفیدی کرانے سے اسلئے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ مکان میں کوئی اینٹ لگنے کی گنجائش نہیں۔ اسی طرح اس حدیث کا یہ مطلب ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے شریعت کی تکمیل ہو چکی۔ اور اب ہرگز کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس سے اسلام کی حفاظت کے لئے انبیاء کے آنے کی ضرورت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جسطرح مکان میں ہمیشہ سفیدی اور مرمت کی ضرورت رہتی ہے۔ اسیطرح اگرچہ شریعت کامل ہو چکی۔ مگر اس کی اشاعت کے لئے مسلمانوں کی بیداری کیلئے ان میں قوت عمل پیدا کرنے کے لئے۔ اور ان کے غلط عقائد کو دور کرنے کے لئے خدا کے ماموروں کی ضرورت ہے۔ پس حدیث میں جو کچھ بیان کیا گیا۔ وہ شریعت کی تکمیل کا ذکر ہے۔ اور ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ شریعت کامل ہو چکی۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ حفاظت اسلام اور اشاعت دین کیلئے انبیاء مبعوث ہوتے رہیں اور اس ضرورت کا کوئی سمجھدار انکار نہیں کر سکتا۔ پس اس حدیث میں ؎

کوئی ایسا لفظ نہیں۔ جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی کے آنے کا انکار نکلتا ہو۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کا نبی سمجھتے ہیں۔ مگر ہم آپ کو اس مکان روحانی کی علیحدہ اینٹ نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس کا محافظ قرار دیتے ہیں۔ اور اس سے اس قصر میں کوئی رخنہ نہیں پڑتا۔ بلکہ اس کی زیب و زینت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جس قصر نبوت کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے تکمیل کی ہے یونہی نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اسکی حفاظت کا پورا پورا انتظام کر رکھا ہے۔ جب گرد و غبار سے اس کی آب و تاب میں

تاریخ اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

غارِ حرا میں یادِ خدا

یوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ ابتدائی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف ہی رہتی لیکن آپ کا سن مبارک چالیس سال کے قریب ہوا۔ تو آپ کا دستور تھا۔ کہ شب و روز یاد الٰہی میں اور حصول معرفت میں کوشاں رہتے۔ دنیوی علائق سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ سے رشتہ جوڑنے کی خاطر آپ غارِ حرا میں جو مکہ سے تین میل دور تھا۔ جاتے اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے آپ اس وقت کیا عبادت کرتے۔ اس کے متعلق علینی شرح بخاری میں لکھا ہے۔ کہ غور و فکر اور عبرت پذیری۔ کارلائل نے اپنی کتاب ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ میں اس بات کو ان الفاظ میں ادا کیا ہے۔ کہ آپ کے دل میں ہزاروں سوالات پیدا ہوتے۔ اور آپ سفر و حضر میں ان پر فکر کرتے رہتے۔“ اپنے ساتھ کئی کئی دن کے لئے کھانا وغیرہ لے جاتے اور شہر میں نہ آتے۔ اور لکھا ہے۔ کہ حضرت خدیجہ بھی بعض اوقات غار حرا میں آپ کے ساتھ جاتیں۔ یہی وہ زمانہ ہے۔ جس کی طرف آیت کریمہ ووجدک ضالاً فھدیٰ میں اشارہ کیا گیا ہے۔

نزول جبرئیل

انہی ایام میں آپ رؤیائے صالحہ دیکھنے لگے۔ جو نہایت بین طور پر پوری ہوتیں۔ اور یہ گویا نبوت کا دیباچہ یا تمہید تھی۔ اسی حالت میں آپ نے قریباً چھ ماہ گزارے کہ رمضان کے آخری عشرہ کے ایک دن آپ غار حرا میں بیٹھے تھے۔ کہ اچانک ایک غیر معروف اور غیر مانوس ہستی آپ کے سامنے نمودار ہوئی جس نے آپ کو مخاطب کر کے کہا۔ اقرأ یعنی پڑھ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا ما انا بقاری۔ یعنی میں تو پڑھ نہیں سکتا۔ اس پر اس فرشتہ نے آپ کو پکڑ کر سینہ سے لگایا۔ اور خوب دبایا۔ پھر چھوڑ کر کہا اقرأ۔ مگر آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ اس نے دوسری بار سینہ سے لگایا۔ اور کہا۔ اقرأ۔ مگر آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ اس پر فرشتہ نے تیسری بار آپ کو پکڑ کر پورے زور سے دبایا اور کہا۔ اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم۔ علم الانسان ما لا یعلم۔

حضرت خدیجہ رضؓ سے گفتگو

یہ کہہ کر فرشتہ تو غائب ہو گیا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل دھڑکنے لگا۔ اور آپ سخت مضطرب ہو کر جلدی جلدی گھر پہونچے اور حضرت خدیجہ رضؓ سے فرمایا۔ زملونی زملونی۔ یعنی مجھے کپڑا اڑھا دو۔ آپ اسی گھبراہٹ کے عالم میں لیٹ گئے۔ اور جب ذرا سکون ہوا۔ تو حضرت خدیجہ رضؓ سے فرمایا۔ مجھے تو اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے۔ اس پر انہوں نے جو جواب دیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور پاکبازی کا ناقابل تردید اور زبردست شہادت ہے۔

حضرت خدیجہ رضؓ کی شہادت

حضرت خدیجہ رضؓ نے فرمایا:۔

کلا ابشر فواللہ لا یخزیک اللہ ابداً انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق۔ یعنی خدا کی قسم۔ خدا آپ کو کبھی ذلیل و رسوا نہ کرے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرنے والے۔ راستباز۔ لوگوں کے بوجھ اٹھانے والے۔ معدوم اخلاق کو زندہ کرنے والے۔ مہمان نواز اور حق باتوں میں لوگوں کے معاون و مددگار ہیں۔

ان الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت نفس۔ بلندی اخلاق۔ صداقت شعاری۔ ہمدردی خلق اور حق پسندی کا آپ کی زوجہ زندگی پر کیسا گہرا اثر تھا۔ وہ لوگ جو اپنی کور باطنی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر شک کرتے ہیں۔ اگر صرف اسی ایک واقعہ پر غور کریں۔ تو ان کی ہدایت کے لئے کافی ہے۔ انسان اپنے سے دُور رہنے والے لوگوں کو تصنع اور بناوٹ سے دھوکہ دے سکتا ہے۔ مگر اپنی بیوی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔ بیوی بوجہ اپنے تعلقات اور ہر وقت پاس رہنے کے خاوند کے اخلاق اور عادات و اطوار کے متعلق صحیح معلومات رکھتی ہے۔ اور کسی شخص کی بیوی کا علیٰ وجہ البصیرت اس کے متعلق ایسے خیالات رکھنا یقیناً یقیناً اس کی صداقت اور راستبازی کی زبردست دلیل ہے۔

ورقہ بن نوفل کا بیان

حضرت خدیجہ رضؓ آپ کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ جو عیسائی مذہب اختیار کر چکا تھا۔ اور آسمانی صحائف کا پورا طرح واقف سمجھا جاتا تھا۔ اس نے آپ سے سارا ماجرا سن کر کہا۔ کہ یہ ہستی جسے تم نے دیکھا۔ وہی فرشتہ ہے۔ جو حضرت موسیٰ پر وحی لاتا تھا۔ اور کہا افسوس ہے۔ میں اس وقت تک زندہ نہ رہونگا۔ جب تیری قوم تجھے وطن سے نکال دے گی۔

بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول اور نبی کا اپنی نبوت کے متعلق شک کرنا اور کہنا کہ مجھے اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی شان سے بعید ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے یہ ڈر نبوت میں کسی قسم کے شک کے متعلق نہ تھا۔ بلکہ حضور پر خدا تعالیٰ کی جو زبردست تجلی ہوئی۔ اس کے اثر اور اس کی ہیبت کے باعث آپ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔ اور اس عظیم الشان کام کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ساری دنیا کی اصلاح کے متعلق آپ کے سپرد ہونے والا تھا۔ آپ کو خدشہ پیدا ہوا۔ وگرنہ اگر پہلے کی طرح کسی ایک قوم کی اصلاح ہی آپ کے بھی سپرد ہوتی تو چنداں تردد کی بات نہ تھی۔ مگر اس قدر بوجھ کی برداشت و تحمل کے لئے تشویش کا پیدا ہونا لازمی امر تھا۔

زمانہ فترت

ابتدائی وحی کے بعد یہ سلسلہ رک گیا۔ اور قریباً چھ ماہ تک بند رہا۔ بعض کے نزدیک اڑھائی تین سال تک بند رہا۔ اس زمانہ کو فترت کا زمانہ کہتے ہیں۔ یہ دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سخت اضطراب اور گھبراہٹ کے دن تھے۔ کیونکہ آپ سمجھ نہیں سکتے تھے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغام ہے۔ یا میرے اپنے نفس کا ہی دھوکا ہے۔ ان سوالات کی وجہ سے آپ بے حد پریشان خاطر رہتے۔

دوبارہ نزول وحی

اسی حالت میں آپ ایک دن غار حرا سے واپس آ رہے تھے کہ اچانک زور سے ایک آواز آئی۔ آپ نے دائیں بائیں آگے پیچھے سب طرف دیکھا۔ مگر کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ یہ آواز کہاں سے آئی ہے۔ اور اس کا مطلب کیا ہے۔ آخر آپ نے اوپر نگاہ اٹھائی۔ تو دیکھا۔ کہ زمین و آسمان کے درمیان ایک عظیم الشان کرسی پر وہی فرشتہ بیٹھا ہے۔ جو پہلی بار غار حرا میں آپ کے پاس آیا تھا۔ آپ یہ دیکھ کر خوف زدہ ہوئے۔ اور گھبراہٹ کی حالت میں جلدی جلدی گھر آئے۔ اور حسب سابق حضرت خدیجہ رضؓ سے زملونی دثرونی کا ارشاد فرمایا۔ حضرت خدیجہ رضؓ نے جلدی سے آپ کو کپڑا اڑھا دیا۔ اور آپ لیٹ گئے۔ ابھی لیٹے ہی تھے۔ کہ ایک پُر جلال اور بارعب آواز آئی۔ یاایھا المدثر۔ قم فانذر۔ وربک فکبر۔ وثیابک فطہر۔ والرجز فاھجر۔ اور اس کے بعد وحی کا سلسلہ برابر جاری ہو گیا۔

اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت میں سکون اور اطمینان پیدا ہو گیا کیونکہ اس سے آپ کے مطمح نظر اور منزل کا تعین ہو گیا۔ اور آپ کو پتہ لگ گیا۔ کہ خدا تعالیٰ مجھ سے خاص کام لینا چاہتا ہے چنانچہ آپ اسی یقین اور ایمان کو دل میں لے کر اٹھے۔ اور دنیا جانتی ہے کہ اس کے کیا نتائج اور اثرات پیدا ہوئے۔

توحید الٰہی کی دعوت

آپ نے نہایت خاموشی اور احتیاط کے ساتھ اشاعت حق شروع کر دی اور خاص خاص لوگوں کو توحید الٰہی کی دعوت دی۔ اور شرک و کفر سے نجات حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور یہ خفیہ تبلیغ کا سلسلہ قریباً تین سال تک جاری رہا اس اخفاء میں اس قدر احتیاط سے کام لیا جاتا تھا۔ کہ بعض اوقات خود مسلمان بھی ایک دوسرے سے آگاہ نہ ہوتے تھے۔ اسوجہ سے قریش کے رؤسا تک اول تو یہ بات پہونچنے ہی نہ پاتی تھی۔ اور اگر کوئی بھنک ان کے کان میں پڑ بھی جاتی تو وہ اسے شائستہ اعتنا نہ سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیتے۔ اور اسے ایک کھیل تصور کر کے مخالفت غیر ضروری سمجھتے۔ اگرچہ اس زمانہ میں بھی بعض افراد ذاتی حیثیت سے مسلمانوں کی مخالفت کرتے۔ لیکن اس تحریک کو اس قدر اہمیت نہ دیجاتی تھی۔ کہ قریش متحدہ طاقت کے ساتھ اس کے مقابلہ کی ضرورت سمجھتے

ابتدائی ایام میں ایمان لانیوالے

خفیہ تبلیغ کا یہ طریق قریباً تین سال سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ اور اس سے قریباً چالیس اشخاص مسلمان ہوئے۔ جن میں عام طور پر وہی لوگ تھے۔ جو پہلے ہی فسق و فجور سے متنفر اور بیزار تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے آدمیوں کو چھوڑ کر ایمان لانے والوں میں پہلا نمبر حضرت ابو بکر رضؓ کا ہے۔ جو مکہ کے ایک متمول سوداگر اور شرفا میں سے تھے۔ اور پھر آپ کی تبلیغ اور کوشش سے حضرت عثمان رضؓ۔ حضرت زبیر رضؓ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضؓ۔ حضرت

تحقیق الادیان

عیسائیت کے متعلق چند اہم سوال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جہاں اور ایسے خطابات دئے ہیں۔ جن سے آپکے کاموں کا اندازہ اور آپکی بعثت کا مقصد معلوم ہوتا ہے وہاں آپکو کاسر الصلیب کا خطاب بھی دیا گیا۔ اور یہ اسلئے کہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت مقدر ہے۔ اس میں صلیبی فتن کا زور ہوگا۔ جس کا مقابلہ حضرت مسیح موعود کا کام ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جہاں عیسائیت نے عیسائی حکومتوں کے بل بوتے پر اپنا وسیع جال پھیلایا۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بھی دلائل اور براہین سے اس کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیوض کی بنا پر عیسائیت کے متعلق چند سوالات پیش کئے جاتے ہیں اور صاف اور کھلے الفاظ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی عیسائی اٹھے اور ان کا جواب دے مگر ہم جانتے ہیں کسی کو اس بات کی جرأت نہیں ہوگی۔ جیسی کہ آج تک نہیں ہوئی۔

کفارۂ مسیح

عیسائیوں کا دعوٰی ہے۔ کہ یسوع مسیح نے جو خدا کا اکلوتا بیٹا اور خود خدا تھا۔ بنی نوع انسان کے گناہوں کا کفارہ ہونے کے لئے صلیب پر جان دیدی۔ اس کے متعلق قابل دریافت سوال یہ ہے۔ کہ کیا خدا بھی مر سکتا ہے؟ اگر مر سکتا ہے۔ تو جو ایک بار مر گیا۔ اس کا آئندہ کیا اعتبار رہا؟ اور کس طرح پر امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ابد الآباد تک زندہ رہے گا؟ اور اگر یہ کہو کہ قربانی "ابن خدا" کی نہیں ہوئی بلکہ انسانی جسم کی ہوئی۔ تو پھر اول تو عیسائیوں کا یہ دعوٰی باطل ہو جاتا ہے کہ خداوند خدا دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہوگیا۔ دوسرے تمام انسان عیسائیت کی رو سے پیدائشی گنہگار ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک آدم و حوّا کے گناہ کی وجہ سے نسل انسانی کے تمام طبقات گناہوں میں ملوث ہو چکے ہیں۔ پس جب حضرت مسیح ؑ بھی ایک عورت کے پیٹ سے ہی پیدا ہوئے۔ تو وہ بھی گناہ گار ہوئے۔ پھر ایک گنہگار انسان روئے زمین کے تمام انسانوں اور اولین و آخرین کے گناہوں کا کفارہ کس طرح بن سکتا ہے؟ اس طرح کفارہ کا عقیدہ باطل ہوگیا

یسوع مسیح کی الوہیت

عیسائیت کا دوسرا بنیادی عقیدہ یسوع مسیح کی الوہیت ہے۔ یعنی وہ مانتے ہیں کہ یسوع مسیح خدا کی صفات سے متصف تھے۔ اس وقت ہم دیگر صفات کو چھوڑ کر صرف ایک صفت کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ خدا کی ایک صفت عالم الغیب ہونا ہے۔ کیا یسوع مسیح اس سے متصف تھے؟ انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ قطعاً نہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ لوگوں نے آپ سے پوچھا۔ قیامت کب آئیگی؟ تو آپ نے فرمایا :-

"اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے۔ نہ بیٹا۔ مگر باپ۔" (مرقس ۱۳/۳۲)

گویا صاف طور پر اقرار کر لیا۔ کہ مجھے غیب کا قطعاً کوئی علم نہیں۔

اسی طرح ایک دفعہ یسوع مسیح کو جب بھوک لگی۔ تو وہ انجیر کے ایک ایسے درخت کیطرف پھل کھانے کے لئے گئے جس پر پھل کا موسم نہ ہونے کی وجہ سے کوئی پھل نہ تھا۔ اگر عالم الغیب چھوڑ معمولی واقفیت بھی رکھتے تو ایسا نہ کرتے۔

اس واقعہ کا ذکر انجیل میں اس طرح آتا ہے :-

"جب صبح کو پھر شہر میں جاتا تھا تو اسے بھوک لگی۔ اور انجیر کا ایک درخت راہ کے کنارے دیکھ کر اس کے پاس گیا۔ اور پتوں کے سوا اس میں کچھ نہ پا کر اس سے کہا کہ آئندہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے" (متی ۲۱/۱۹)

یہ دو واقعات بمصداق مشتے نمونہ از خروارے بتا رہے ہیں۔ کہ یسوع مسیح ہرگز عالم الغیب نہ تھے۔ اور جب وہ عالم الغیب نہ تھے۔ جو خدا کی ایک مسلّمہ صفت ہے۔ تو ان میں الوہیت بھی نہ تھی۔

اناجیل کی رو سے یسوع مسیح کی حقیقت

اناجیل میں بہت سے ایسے واقعات لکھے ہیں۔ جن سے یسوع مسیح کی ذات پر حرف آتا ہے۔ اور انسانی حیثیت سے بھی قابل اعتراض ٹھہرتے ہیں۔ مثلاً صلیب کے وقت یسوع مسیح کے ساتھ دو چور بھی صلیب پر لٹکائے گئے تھے۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے انجیل بیان کرتی ہے :

"جو بدکار صلیب پر لٹکائے گئے تھے۔ ان میں سے ایک اسے یوں طعنہ دینے لگا۔ کہ کیا تُو مسیح نہیں؟ تو اپنے آپکو اور ہم کو بچا۔ مگر دوسرے نے اسے جھڑک کر جواب دیا۔ کیا تُو خدا سے بھی نہیں ڈرتا۔ حالانکہ اسی سزا میں گرفتار ہے۔ اور ہماری سزا تو واجبی ہے۔ کیونکہ اپنے کاموں کا بدلہ پا رہے ہیں۔ لیکن اس نے کوئی بے جا کام نہیں کیا۔ پھر اسنے کہا۔ اے یسوع! جب تو اپنی بادشاہت میں آئے۔ تو مجھے یاد کرنا۔ اس نے اس سے کہا۔ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں۔ کہ آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔" (لوقا ۲۳/۴۳)

اس واقعہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ یسوع مسیح نے اس چور سے وعدہ کیا تھا۔ کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں جائیگا مگر بقول عیسائی صاحبان اس دن وہ بہشت میں نہیں گئے۔ بلکہ بنی نوع انسان کے گناہوں کا کفارہ ہونے کی وجہ سے تین دن دوزخ میں رہے جیسا کہ بائیبل بتلائے۔ کیا اس سے یسوع مسیح کے صدق قول پر حرف عائد نہیں ہوتا؟

تثلیث کا ثبوت دو

تثلیث پر ایمان لانا عیسائیت کے عقائد میں سے ایک خاص عقیدہ بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس کا اناجیل میں کہیں پتہ لگتا ہے؟ یا عہد عتیق میں کہیں ذکر ہے؟ ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ قطعاً نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف احکام موجود ہیں۔ اور سینکڑوں مرتبہ ایک خدا کو ماننے کی تلقین کی گئی ہے۔ اناجیل میں بھی حضرت مسیح نے ایک ہی خدا کو ماننے کی تعلیم دی۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"فقیہوں میں سے ایک نے انکو بحث کرتے سنکر جان لیا کہ اس نے انہیں خوب جواب دیا ہے۔ وہ پاس آیا۔ اور اس سے پوچھا کہ سب حکموں میں اول کونسا ہے؟ یسوع نے جواب دیا۔ کہ اول یہ ہے۔ اے اسرائیل سن! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ اور تُو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔ فقیہہ نے اس سے کہا۔ کیا خوب! تو نے سچ کہا کہ وہ ایک ہی ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی نہیں"۔ (مرقس ۱۲)

پس جب۔ کہ حضرت مسیح ؑ نے توحید کی تعلیم دی۔ اور جبکہ عہد قدیم میں کہیں بھی تین خداؤں کی تعلیم نہیں دی گئی۔ تو عیسائی صاحبان بتائیں۔ انہوں نے تثلیث کا عقیدہ کہاں سے اخذ کیا؟

بقیہ صفحہ ۷

سعد وقاص فاتح ایران اور حضرت طلحہ رض وغیرہ بڑے بڑے صحابہ مسلمان ہوئے۔ اس زمانہ میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی۔ جہاں مسلمان جمع ہو سکتے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھ کر حضور کی صحبت سے فیض یاب ہو سکتے ۔

اسلام ابتدا میں

اس وقت ارکان ایمان میں سے صرف توحید اور ایمان باللہ پر زیادہ زور تھا۔ اور موجودہ اسلام کی طرح کوئی دوسری بات رکن اسلام نہ سمجھی جاتی تھی۔ عملی لحاظ سے بھی موجودہ نماز کی طرح پابندی اور باقاعدگی کا کوئی حکم نہ تھا۔ ہاں مسلمان اپنے اپنے گھر یا شہر سے باہر جا کر پہاڑوں میں دو دو چار چار مل کر جب بھی جی چاہتا۔ نماز پڑھ لیتے تھے ۔

تبلیغ عام

اس کے بعد خدا تعالےٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فاصدع بما تؤمر کا ارشاد ہوا۔ جس کی تعمیل کے لئے آپ ؐ نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قریش کو جمع کر کے توحید الٰہی کو ان کے پیش کیا۔ جو اس پر بہت آفروختہ ہوئے۔ اس کے علاوہ فانذر عشیرتک الاقربین کے حکم کی تعمیل آپ ؐ نے ایک دعوت کے ذریعہ کی۔ مگر آپ کے اقربا نے آپ ؐ کی بات کی طرف توجہ نہ دی۔ بلکہ اس کا مذاق اڑاتے رہے۔ صرف حضرت علی رض نے جو اس وقت چھوٹی عمر کے تھے کھڑے ہو کر آپ ؐ کی مدد کا وعدہ کیا ۔

اسلام کا پہلا شہید

بعد ازاں آپ ؐ نے حرم میں جا کر اعلان توحید کیا۔ اس وقت ہر طرف سے لوگ آپ ؐ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ کے ربیب حارث بن ابی ہالہ آپ کی مدد کے لئے آئے۔ لیکن شہید ہو گئے۔ اور اسلام کی راہ میں یہ پہلا خون تھا۔ جو کفار نے حرم میں کیا ۔

مراسلات

یونیورسٹی کے ارباب بست وکشاد سے ایک عرض

الف۔ اے کے جو پرچے اوٹ ہونے سے جو نقصان طلباء کا ہؤا ہے۔ اس کا اندازہ سوائے ان بدنصیبوں کے جو محض گندم کے ساتھ گھن بھی پس جانے کے مصداق ہیں۔ کوئی نہیں لگا سکتا۔ وہ نادار طلباء جنہوں نے بڑی مصیبت کے ساتھ دور دراز سنٹروں میں قسمت آزمائی کی۔ اور جو یقینی کامیابی کے ساتھ کئی کئی امیدیں باندھے بیٹھے تھے۔ فتنہ انگیز لوگوں کی جان کو رو رہے ہیں۔

علاوہ ازیں مدرسین کا بھی ایک طبقہ ہے۔ جو ایک دو گونہ نقصان کا شکار ہؤا ہے۔ یعنی وہ تعطیلات جو انہوں نے امتحان کے لئے حاصل کیں ہے۔ اکارت گئیں۔ کیونکہ ذمہ وار افسران ان کو منسوخ کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔

اب آئندہ تاریخ امتحان کے لئے ایک عرض کی جاتی ہے۔ سنا ہے۔ آئندہ امتحان کا آغاز ۱۳ جولائی کو ہوگا۔ ملتان ڈویژن میں عموماً مڈل سکول ۲۰ جولائی کو بوجہ تعطیلات موسم گرما بند ہو جاتے ہیں۔ اگر فرض کیا۔ کہ ۲۰ جولائی کو کوئی پرچہ رکھا گیا ہے۔ اور ۲۱ کو سکول بند ہو گیا۔ تو پھر مدرسین کو بلا قصور تنخواہ آدھی ملیگی۔ لہذا عرض ہے۔ کہ اول تو امتحان ہی ایسی تواریخ میں رکھا جائے۔ جبکہ تعطیلات کا موسم ہو۔ ورنہ ڈیٹ شیٹ کو کافی غور و خوض کے ساتھ مرتب کیا جائے۔ تا کہ مذکورہ بالا ناقابل تلافی نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ امید ہے کہ ذمہ وار اصحاب اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرینگے۔

(نیازمند غلام محمد احمدی مدرس تاندلیانوالہ)

سکھوں کے مظالم مسلمانوں پر

موضع صریح تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں سکھوں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ مسلمان قلیل اور غیر مالک ہیں۔ وہاں کے مسلمان باشندوں کو سکھوں نے مجبور کیا۔ کہ چار سیر پختہ سوت ایک روپیہ میں بنو۔ پہلے وہ دو سیر پختہ فی روپیہ میں بنا کرتے تھے۔ اور اجناس برابر سوت کے لیا کرتے تھے مگر سکھوں کے مجبور کرنے پر انہوں نے تسلیم کر لیا۔ کہ چار سیر پختہ سوت ایک روپیہ میں بن دیا کرینگے۔ مگر اجناس برابر سوت کے پہلے کی طرح لینگے۔ سکھوں نے غلہ دینے سے انکار کیا۔ اور کہدیا۔ ہمارے کھیتوں میں نہ جانا۔ ایک دن ایک باشندہ ایک کھیت میں رفع حاجت کر آیا۔ سکھوں کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے پاخانہ اس سے اٹھوا کر اس کی چادر میں ڈلوا دیا۔ اب ان کی عورتیں رفع حاجت گھر میں ہی کرتی ہیں۔ اور سخت تنگ ہیں۔ دعویٰ عدالت میں دائر کیا گیا ہے۔ دیکھئے نزلہ غریب مسلمانوں پر ہی گرتا ہے۔ یا کہ گورنمنٹ ان کی حفاظت کریگی سکھوں نے تمام مسلمانوں سے کہدیا ہے۔ کہ باشندوں سے بائیکاٹ کرو۔ ورنہ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوگا۔ اس گاؤں میں صرف ایک دوکان مسلمان کی ہے۔ باشندے اسی دوکان سے سودا خریدتے ہیں سکھوں نے اس دوکاندار کا بھی بائیکاٹ کر دیا ہے۔

(خاکسار۔ عبداللہ احمدی از گوڑھ)

بخدمت گرامی جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان انجمنہائے احمدیہ صوبہ سرحد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

انجمن کے مطبوعہ مکتوب مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۱ء کے مطابق اجلاس مجوزہ بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء زیر صدارت مولوی محمد علی صاحب قائم مقام پریذیڈنٹ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ شمال مغربی سرحد منعقد ہو کر حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں:۔

(۱) خان محمد اکرم خان صاحب وائس پریذیڈنٹ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور قرار پایا۔ کہ شرط عائدہ (جس کا ذکر اس انجمن کے مکتوب مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۱ء میں ہے) منجانب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ متعلق خان صاحب موصوف پراونشل چندہ کی نسبت ہے۔ ذاتی چندہ سے تعلق نہیں رکھتی۔ لہذا اس امر کے متعلق اجازت طلبی ضروری نہیں۔

(۲) خان محمد اکرم خان صاحب کی جگہ میرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ وائس پریذیڈنٹ پراونشل انجمن ہذا مقرر ہوئے۔

(۳) میرزا غلام حیدر صاحب وکیل وائس پریذیڈنٹ پراونشل انجمن ہذا کی کارروائی کے لئے قواعد و ضوابط کا ایک مسودہ طیار کر کے منظوری کے لئے انجمن کے آئندہ سالانہ اجلاس میں پیش کرینگے۔

(۴) چودھری عبدالرحمٰن صاحب اکونٹنٹ دفتر ملٹری اکونٹ پشاور پراونشل انجمن ہذا کے آڈیٹر (پڑتال کنندہ) مقرر ہوئے۔ اس امر کی تاکید کی گئی۔ کہ وہ مہربانی کر کے ایک مہینہ کے اندر اس انجمن کے حساب کی پڑتال کر کے اپنی رپورٹ پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں پیش کریں چودھری صاحب کے منظور نہ کرنے کی صورت میں اس عہدہ پر ملک ظفر الحق صاحب کلرک تریاب فارم متعین ہو کر امر مذکورہ بالا کی سرانجام دہی کرینگے:

(مرزا تربت علی جنرل سکرٹری شہر پشاور)

انجمن احمدیہ گوئی تحصیل کوٹلی کی تبلیغی مساعی

انجمن احمدیہ گوئی کی ماہ اپریل ۱۹۳۱ء کی تبلیغی کارروائی حسب ذیل ہے۔

جب مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ علاقہ پونچھ میں آئے۔ اور مجھے اطلاع ہوئی تو میں پونچھ گیا۔ اور مولوی صاحب کو اپنے علاقہ میں آنے کی دعوت دی۔ مولوی صاحب نے ۳۰ مارچ تک آنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ۳۰ مارچ کو موضع مائیں میں جو گوئی سے دو میل کے فاصلے پر علاقہ پونچھ میں واقع ہے۔ اور جماعت گوئی کے ساتھ شامل ہے۔ پہنچ گئے۔ اور جلسہ کیا۔ اور جماعت مائیں کا انتظام کیا۔ ۲ اپریل ۱۹۳۱ء کو بمقام ملکوٹ جلسہ کیا گیا۔ لوگ کافی تعداد میں جمع ہوئے۔ مولوی عبدالواحد صاحب نے وفات مسیح ناصری و صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لیکچر دیا۔ لیکچر ختم ہونے پر اللہ تعالٰے کے فضل سے میاں لعل الدین صاحب مع سات کس لواحقین کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور نیز دزالدین صاحب وان کی والدہ صاحبہ بھی سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اس دن دس آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ۳ اپریل کو بمقام گوئی جلسہ کیا گیا۔ دور دور سے لوگ آئے۔ اور کثرت سے آئے۔ مولوی صاحب نے وفات عیسے علیہ السلام و صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لیکچر دیا۔ بعض لوگوں نے اعتراض کئے۔ اور مولوی صاحب نے جواب دیئے لیکچر ختم ہونے پر اشخاص ذیل سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ غلام علی صاحب مع دس لواحقین۔ نورالدین مع چار لواحقین۔ میاں لعل دین صاحب مع دو لواحقین۔ شیر محمد صاحب۔ فضل دین صاحب مع دو لواحقین۔ اللہ دتا مع چار لواحقین۔ میاں فرمان علی صاحب مع چار کس۔ جلال دین مع ۷ لواحقین امیر باز صاحب۔ کل ۴۲ افراد سلسلہ میں داخل ہوئے۔

۵ اپریل ۱۹۳۱ء کو درہ شیر خان جلسہ کیا۔ اور قریباً بیس آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس ماہ اپریل میں کل ۷۲ آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۸ ۳ بالغ اور ۳۴ نابالغ ہیں۔ جماعت کی کل تعداد تین سو سے زیادہ ہے۔

(خاکسار امام الدین احمدی محصل و محاسب جماعت احمدیہ گوئی تحصیل کوٹلی)

ہر قسم کی مردانہ کمزوریوں کا علاج

کنارسی رونس ہے

کنارسی رونس محنت کرنے والوں کی رفیق ہے کمزوروں کی دوست اور بیماروں کی مددگار ہے۔ اس سے صالح خون پیدا ہوتا ہے۔ دماغ کو طاقت اور حرارت عزیزی بڑھتی ہے۔ اس کے چند دن کے استعمال سے آپ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے اندر خاص تغیر پائیں گے۔ مایوسی اور کاہلی دور ہو جائیگی۔ کام کرنے کو دل چاہیگا۔ دل میں فرحت اور سرور پیدا ہوگا۔ اس دوا میں خوبی یہ ہے۔ کہ آج کل کی بازاری دواؤں کی طرح سریا خون میں جوش پیدا کر کے اثر نہیں کرتی بلکہ اندرونی غدودوں کے فعل کو ٹھیک کر کے صحت کو درست کرتی ہے۔ اس لئے اس کا اثر دیرپا رہتا ہے۔ اس کے استعمال سے بے وقت سفید ہونے والے بال رک جاتے ہیں۔ جسم کے مختلف اعضاء کے افعال اس طرح درست ہو جاتے ہیں۔ کہ سب قسم کی مردانہ امراض جاتی رہتی ہیں۔ عام اور خاص کمزوریوں والے لوگوں کو اس سے زیادہ فائدہ بخش دوائی ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی شیشی ۲/ پیکنگ و پوسٹیج علاوہ :.

دلکشا ہیر آئل بہترین تیل ہے۔ دانتوں کی حفاظت کے لئے دلکشا سنون بہترین سنون ہے۔

ہماری ادویہ کے متعلق بعض معززین کی رائے

سید عبداللطیف صاحب چک قاضیاں ضلع گورداسپور۔ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں

جناب مینجر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ آپ کے سرمہ نورانی کی ایک شیشی میں نے اپنے والد صاحب کی آنکھوں کے لئے خریدی تھی۔ جن کی عمر ۷۵ سال کے قریب ہے۔ اس نے میرے والد صاحب کی آنکھوں کو اس قدر فائدہ دیا ہے۔ کہ اب وہ رات کو بھی پڑھ سکتے ہیں۔ آنکھوں سے پانی جاری رہتا تھا۔ اب بالکل بند ہو گیا ہے۔ صاف طور پر کتب کا مطالعہ نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے استعمال کے بعد بلا تکلیف اب مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اور اب عینک کی ضرورت نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دیوے کہ آپ نے ایسی مفید چیز ایجاد کی ہے :.

(۲) سید مسعود صاحب ہیڈ کانسٹیبل لاہور سے تحریر فرماتے ہیں:۔
کہ میں نے دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان کی دوائی کنارسی رونس جب کہ میں پولیس ٹریننگ سکول پھلور میں تھا۔ استعمال کی رفع قبض اور تقویت اعصاب کے لئے نافع پایا :.

المشتہر

مینجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

سیرۃ النبی جلد ثالث پر تنقیدی نظر

ہر احمدی پر اس کا دیکھنا فرض ہے۔ باعث ازدیاد ایمان ہوگا۔ جس میں سیرۃ النبی جلد ثالث پر ناقدانہ نظر ڈال کر ڈاکٹر محمد عمر صاحب بی ایم۔ ایس نے ان لغزشوں پر علمی روشنی ڈالی ہے۔ جو مصنف نے اس معرکۃ الآرا کتاب میں کی ہیں۔ اور یہ ضروری کہا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ سیرۃ النبی جلد ثالث پڑھیں۔ وہ اس تنقید پر بھی نظر ڈالیں۔ اس کتاب کی صرف چند کاپیاں باقی ہیں

قیمت فی جلد ۸

ملنے کا پتہ:۔ **شوکت تھانوی نزد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ**

نئی ایجاد

اور نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگاؤ۔ اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت معہ محصولڈاک عہ/ :.

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خرید فرماویں۔ انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے ¼ حصہ دنیا پر قابض ہوا۔ وہ سپورٹس ہے۔ اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پینل اول درجہ	فی عدد	سے/
" " رنگین سرخ و سبز درجہ اول "	"	عہ/
" " دوم "	"	عہ/
" نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی	"	صہ/
" " " دوم " یک طرفہ	"	للعہ/
بلیڈر تمبے برائے والی بال تمبے عمدہ	"	سے عہ/
" سوم	"	۱۲/
ہاکی شکس لیدر سیون اول درجہ رگدار عمدہ قسم	"	سے عہ/
" " " " " " دوم	"	سے/
" لیدر بونڈ " اول " عمدہ قسم	"	عہ/
" " " " " " دوم "	"	عہ/
ہاکی بال سفید چمڑہ اول ریکارڈ کراؤن	"	عہ/
" " " " دوم سیوجر	"	عہ/
" " " سوم پاپولر	"	عہ/

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

محرم کی رعایت

آئندہ محرم کی تعطیلات کے لئے ۲۲ سے ۲۹ مئی ۱۹۳۱ء تک این۔ ڈبلیو۔ آر کے تمام سٹیشنوں پر واپسی ٹکٹ جو ۳ جون ۱۹۳۱ء تک قابل استعمال ہونگے۔ حسب ذیل شرح کرایہ پر مل سکیں گے۔ بشرطیکہ یکطرفہ سفر سو میل سے زیادہ ہو۔ یا اتنے فاصلہ کا کرایہ ادا کیا جائے :.

اول و دوم درجہ ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ½
انٹر " " " " " " " " " " ½
تھرڈ " " " " " " " " " " ¾

این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرس
لاہور ۱۳ مئی ۱۹۳۱ء

سی۔ ایچ جیر۔ چیف کمرشل مینجر

حبّ اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے۔ کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم طبیب کی مجربہ حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گود بھری بے مثل گولیاں حضور کی مجربات ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک نو ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر عہ تولہ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت بارہ ۱۲ آنے۔

سرمہ نور العینین

اس کے اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ یہ آنکھوں کے امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانیوالا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے خارش۔ جالا۔ ناخونہ۔ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیابند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرست کرنا۔ اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)

المشتہر

ناظم جامعہ عبداللہ جامع معین الصحت قادیان

روحانی علاج

استغفار اور دعا ہے۔ اگر خدانخواستہ جسمانی علاج کی ضرورت ہو۔ تو خط و کتابت سے ہر ایک مردانہ زنانہ ظاہر و پوشیدہ بیماری کے ہومیو پیتھک علاج کے لئے پورا حال تحریر فرمائیے۔ دوائیں امریکہ و جرمنی کی مجربات زود اثر خوش ذائقہ کم قیمت اور سخت سے سخت بیماری میں فائدہ دینے والی ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم۔ ڈی ایچ ایس بیری اکبر پور کانپور

شاہجہانپور کا مشہور سلک کا لٹھا

ہر قسم کا بہترین اور پائدار کپڑا ریشم مثلاً سوٹنگ۔ شرٹنگ صافہ و رومال و خوشنما چیک بورڈیا پر وگراف پرنٹڈ ساڑیاں وغیرہ ہمارے کارخانہ سے مناسب قیمت پر ملیں گی۔ آزمائش شرط ہے۔ آرڈر کے خلاف یا ناپسند ہونے پر مال واپس۔ نمونہ مفت طلب کریں۔

ایم۔ احتیاج احمدی پروپرائٹر دی اورنٹیل سلک ویونگ فیکٹری شاہجہانپور

مفت انعام

اپنے شہر اور علاقہ کے ایک صد معززین و روساء نیز دوکانداران و تاجران پارچہ وکٹ پیس و موزہ بنیان کے نام بھیجنے والوں میں بذریعہ قرعہ اندازی بہت جلد تقسیم ہونگے۔

پہلا انعام .... ایک تھان لٹھا و ایک پونڈ کٹ پیس۔

دوسرا انعام ...... " " " "

تیسرا انعام .... ایک پونڈ کٹ پیس۔

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی بمبئی نمبر ۸

تیس فی صدی سالانہ منافع

حصہ داران کمپنی کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جنرل میٹنگ میں تیس فیصدی سالانہ منافع منظور ہو چکا ہے۔ مستحق حصہ داران طلب کریں۔ جو صاحبان نئے حصہ خریدنا چاہیں۔ جلد حصہ دار بن جائیں۔ حصہ سو روپیہ کا ہے۔ ۱۸ ماہوار قسط میں قابل ادائگی ہے۔ قواعد مفت ارسال ہوں گے۔

بزنس ہوم لمیٹڈ فورٹ بمبئی

فیض عام جوہر

گرمی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ گھبراہٹ ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔ متلی ہوتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ پیٹ میں درد ہے۔ چکر آتے ہیں۔ بیہوشی ہے۔ سر درد ہے۔ ہیضہ ہے۔ اسہال ہوتے ہیں۔ دانت میں درد ہے۔ زنبور بچھو سانپ نے کاٹا ہے۔ چند قطرے استعمال کیجئے۔ انشاء اللہ فوراً آرام ہوگا۔

قیمت ½ اونس ۱۲ (ایک اونس عہ محصول ۶)

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

وصیتیں

نمبر ۳۳۳۹:۔ میں مسماۃ عالم بی بی زوجہ حافظ محمد حسین صاحب قریشی عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۸ء قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ فروری ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اسوقت پانچسو روپیہ کی ہے۔ جو میرے خاوند نے مجھے مہر میں ایک دوکان ملکہ عبد اللہ ولد گلاب کشمیری ساکن قادیان جو ان کے پاس یعنی میرے خاوند کے پاس پانچ صد روپیہ کے عوض رہن یا قبضہ ہے۔ دیدی ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی زیور نہیں ہے۔ اور نہ کوئی چیز ہے۔ اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ کہ اگر میری اس جائداد کے علاوہ میری وفات کے وقت کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط۔ العبد:۔ عالم بی بی۔

کاتب الحروف:۔ محمد احسن پسر موصیہ۔ گواہ شد محمد احسن ولد حافظ محمد حسین صاحب قریشی گواہ شد۔ حافظ محمد حسین قریشی خاوند موصیہ۔

نمبر ۳۳۴۰:۔ میں مسماۃ عنایت بیگم زوجہ عطا محمد ہیڈ کنسٹبل پولیس ساکن چک ۵/۶۵ تحصیل و ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائداد از قسم زیورات قیمتی ۷۸۰ روپیہ ہے۔ اور حق مہر مبلغ پانصد روپیہ (جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ قرض واجب الادا ہے) کل مبلغ ۱۲۸۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ مبلغ ۱۲۸ روپیہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی حصہ یا رقم مد وصیت میں ادا کروں تو وہ حصہ یا رقم وصیت کردہ سے منہا سمجھی جاوے گی نیز میں یہ اقرار کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی اسی قدر حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ عنایت بیگم موصیہ۔ گواہ شد فضل الرحمن حکیم برادر موصیہ۔ گواہ شد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— پنجاب وصوبہ سرحد کے ہندو نوجوانوں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے لفٹیننٹ امرناتھ بالی نے کہا۔ ہندوؤں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں بزدلی نہ دکھانی چاہیئے۔ اور مطالبہ کرنا چاہیئے کہ مسلمان شارع عام پر مسجدیں نہ بنا سکیں۔ تا باجہ پر فسادات نہ ہوں۔ آپ نے ہندوؤں کو بندہ بیراگی کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہونے کا مشورہ دیا۔ ہندو راج قائم ہونے کے بعد جو چاہیں کرلیں۔ مگر ابھی یہ باتیں قبل از وقت ہیں۔

——— ۱۳ رمئی کو سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے دار العوام میں کہا۔ کہ ہندوستان میں پکٹنگ کا زور کم ہوگیا ہے اور قابل اعتراض طریق پر پکٹنگ کی شکایات میں بھی کمی ہوگئی ہے

——— ہاؤس آف کامنز میں یہ تجویز پاس ہوئی ہے۔ کہ ہندوستان کے دیہات میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ اردو لٹریچر تقسیم کرکے کسانوں کو حکومت کے حق میں کیا جائے۔ مگر اس سے زیادہ مؤثر طریق کسانوں کی تکلیف دور کرنا ہے۔

——— بنگلور سے ۱۱ مئی کی خبر ہے کہ سر مرزا اسماعیل دیوان میسور کو آئندہ گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں وائسرائے ہند نے شملہ طلب کیا ہے۔

——— این ڈبلیو آر نے کراچی تک گندم اور اس کے آٹے کے کرایہ میں تخفیف کردی ہے۔

——— دار العوام میں وزیر ہند نے بیان کیا ہے کہ ہندوستان میں ایک نئی ہوائی فوج قائم کی جائے گی۔ جس میں صرف ہندوستانیوں کو بھرتی کیا جائے گا۔ اگرچہ ابتدا میں نگرانی کے لئے یورپین مقرر کئے جائیں گے۔

——— ہوشیارپور کی ایک خبر ہے۔ کہ آدم پور میں ۱۳ رمئی کو ایک بم پھٹا۔ جس سے ایک آدمی ہلاک اور ایک سخت زخمی ہوا۔

——— گیا جیل کے یورپین سپرنٹنڈنٹ نے گولی مار کر خودکشی کرلی۔ تاحال وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

——— جموں سے ایک ملزم کو سیالکوٹ لاتے ہوئے گاڑی میں پولیس پر فائر کی خبر شائع کی جاچکی ہے جس سے ایک کنسٹیبل ہلاک اور سب انسپکٹر مجروح ہوا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ زخمی سب انسپکٹر بھی چل بسا ہے۔ خیال ہے۔ کہ حملہ آوروں میں مشہور سیاسی مفرور ہنسراج المعروف وائرلیس بھی تھا۔

——— ڈبرگارا (چٹاگانگ) لاسٹ پرائیوٹ آفس میں ایک مشکوک پارسل پڑا تھا۔ جب اسے کھولا گیا۔ تو ۳۲ کارتوس برآمد ہوئے۔

——— کلکتہ کے ایک کابیٹ کے ٹرنک سے پولیس کے سات خنجر برآمد کرنے کی خبر دی جاچکی ہے۔ اب یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ پولیس نے ایک اور مکان پر چھاپہ ملا جس میں خنجروں کا ایک انبار تھا۔ اس کے علاوہ پشاور کے ایک ہندو تاجر کے گودام سے دو بم برآمد ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ اور مسلمان دونو کو اپنی فکر کرنی چاہیئے۔

——— اردو کے مشہور شاعر منشی سورج نرائن مہر ۱۰ مئی کو لاہور فوت ہوگئے۔ آپ ایک قابل اردو دان تھے۔

——— برما میں ہندوستانیوں پر جو زیادتی ہورہی ہے اس کی وجہ سے قریباً پانچ ہزار ہندوستانی واپس آرہے ہیں۔

——— مدراس کے ایک برہمن نے بیکاری سے تنگ آکر پہلے اپنے بیوی بچوں کو دریا میں ڈبو دیا۔ اور بعد میں خود بھی غرق ہوگیا۔

——— ہائیڈرو الیکٹرک سکیم والوں کا ایک گدام مغلپورہ کے قریب ہے۔ جس سے سو من کے قریب تانبے کی تار چرائی گئی ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ سٹور کے دروازے بدستور مقفل رہے اور نقب بھی نہیں لگائی گئی۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

——— آج کل گاڑیوں کے پٹڑی سے اتر جانے کی خبریں بہت زیادہ آرہی ہیں۔ ۱۱ مئی چٹاگانگ کے قریب اور ۱۲ کو ایسٹرن بنگال ریلوے پر ایسے واقعات ہوئے۔

——— ۱۲ مئی کو سرحدی تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ پولیس کا صیغہ مرکزی حکومت کے تابع ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ کمیٹی کے ممبر میاں شاہ نواز نے صدر کو خط لکھا ہے کہ چونکہ کمیٹی کے کام کی نوعیت سے معلوم ہوتا ہے کہ سرحد کو دیگر صوبوں سے کمتر درجہ کی حکومت دینے کا ارادہ ہے۔ اس لئے میں احتجاجاً اس سے مستعفی ہوتا ہوں۔ صدر نے اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھا ہے۔ یہ تحقیقات سرحدی صوبہ کے سیاسی مستقبل کے لئے بے حد اہم ہوگی۔

——— ہسپانیہ کا دار السلطنت میڈرڈ ان دنوں نائرہ فساد بنا ہوا ہے۔ ملوکیت پرستوں اور جمہوریت پسندوں میں زبردست جنگ اور کشمکش اور قتل و غارتگری ہو رہی ہے۔ مارشل لا نافذ کردیا گیا ہے۔

——— ۱۳ مئی بعد دوپہر گاندھی جی شملہ پہنچے۔ مسز گاندھی بھی ساتھ تھیں۔ شملہ میں وائسرائے۔ کمانڈر انچیف اور گورنر پنجاب کے سوا کسی کو موٹر چلانے کی اجازت نہیں۔ مگر آپ چونکہ گھوڑے کی سواری نہیں جانتے اور نہ ہی رکشا پر سواری کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کو موٹر کی اجازت دیدی گئی۔ نمائندہ پریس کے سوال کے جواب میں آپ نے کہا میں چونکہ بورسا د کے معاملات میں مصروف رہا ہوں اس لئے ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق کچھ علم نہیں۔ آپ نے دو گھنٹہ تک ہوم سیکرٹری مسٹر ایمرسن سے ملاقات کی۔ جو گاندھی ارون سمجھوتہ کے متعلق تھی۔

——— دہلی میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ صدر سرکاری ہوا کرے۔ اگرچہ یہ رجعت پسندانہ فیصلہ ہے مگر ہندوؤں نے جو بے اعتمادی پیدا کردی ہے۔ وہ ایسی ہی باتوں پر منتج ہوگی۔

——— سیالکوٹ چھاؤنی میں ایک سکھ سپاہی نے اپنے ساتھی کو گولی مار کر ہلاک کردیا۔

——— ۱۲ مئی کو دن کے گیارہ بجے ہوشیارپور میں چور ایک ساہوکار کے مکان میں داخل ہوگئے۔ اور اٹھارہ ہزار کا مال لے کر چلتے بنے۔ مالکان کسی رشتہ دار کے ہاں گئے ہوئے تھے

——— امتحان میٹریکولیشن میں اس سال بیس ہزار امیدوار شامل ہوئے۔ جن میں سے بارہ ہزار کامیاب ہوئے۔

——— نواب صاحب بھوپال کی دعوت پر کانگریسی اور غیر کانگرسی مسلمانوں کی جو میٹنگ بھوپال میں ہو رہی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ اس میں دونوں پارٹیوں کا رویہ تسلی بخش رہا ہے اور کامیابی کی امید پیدا ہوگئی ہے۔ کئی ایک تجاویز ہوئی ہیں۔ جنہیں دونو پارٹیاں اپنے ہم خیالوں کے سامنے پیش کریں گی۔ اور غالباً جون میں ایک فیصلہ کن میٹنگ ہوگی

——— جن نوجوانوں پر "رنگیلا" کے مصنف کے قتل کا الزام ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک ان میں سے شاہو کی گڑھی (لاہور) کا بڑھئی ہے۔ دوسرا رنگ محل لاہور کا۔ اور تیسرا امرتسر کا۔ کلکتہ سے ایک پولیس افسر لاہور تفتیش کے لئے آیا ہوا ہے ؛

——— مولانا شوکت علی مدراس پہونچ گئے ہیں۔ وہاں آپ کے زیر صدارت مسلم کانفرنس منعقد ہوگی۔

——— ۱۳ رمئی کی شب میڈیکل کالج بورڈنگ ہوس کی تیسری منزل پر چڑھ کر کسی نے ایک ہندو طالب علم پر چاقو سے حملہ کیا اور بھاگ گیا۔ مضروب روبصحت ہے۔

——— میڈرڈ اور ہسپانیہ میں رومن کیتھولک راہبوں کے خلاف زبردست مظاہرے کئے جارہے ہیں۔ ان کے دس گرجے اور خانقاہیں جلادی گئی ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے۔ کہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا ایک جلسہ جداگانہ انتخاب کی تائید میں ہورہا تھا۔ کہ ہندو والنٹیروں کے بعض بیٹھوں نے فساد انگیزی کی۔ چار اشخاص کے سر پھٹ گئے۔ کئی ایک کو سخت ضربات آئیں۔

——— شملہ کی خبر ہے کہ وائسرائے ہند نے ۱۴ مئی بعد دوپہر فیڈرل سٹرکچر کمیٹی کا اجلاس منعقد کروائے ہیں۔ مہاراجہ بیکانیر۔ نواب صاحب بھوپال۔ سر [illegible] شفیع۔ سر [illegible] حیدری و دیگر [illegible] پہنچ گئے ہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا